





لیے ہیں۔ تم لوگ جرأت اور ذہانت میں طاق ہو۔ میں عرصے سے تمہارے طریقہ کار کا جائزہ لے رہا تھا۔ اب میرا خیال یہ ہے کہ میں خود بھی اس پیشے میں آسکتا ہوں۔ اس سلسلے میں میں نے کچھ آدمی بھی جمع کر لیے ہیں۔ اب تم مسابقت کے لیے تیار رہنا۔

”خوب؟ میں نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔ تم ایک آزاد شہری ہو۔ جو چاہو کر سکتے ہو لیکن مجھے چیلنج کر کے تم اپنے حق میں اچھا نہیں کر رہے ہو۔“

وہ آہستہ سے ہنسا۔ ”مجھے معلوم تھا کہ یہ بات تمہیں پسند نہیں آئے گی لیکن ذرا سوچو کیا اس معاملہ پر چیلنج سے تمہیں فائدہ نہیں ہوگا؟ تمہارے ساتھی سب پسند ہو چکے ہیں اور تمہارے طریقہ کار میں اب نیا پن نہیں رہا ہے۔ اس مسابقت سے تمہارے کام میں بھی چمک پیدا ہو جائے گی۔

بارنی کی بات اس وقت میں نے ہنسی میں بڑا دی لیکن بعد میں مجھے سوچنا پڑا۔ وہ کسی حد تک صحیح کہہ رہا تھا۔ مجھے یہ غرض لاحق ہوا کہ کہیں وہ ہم سے بڑھ کر کوئی قسم سر نہ کر لے۔ میں کسی سے پیچھے رہنا کبھی پسند نہیں کرتا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے اپنے پیشے کے تاج میں ایک نئے ہیرے کا اضافہ کرنا چاہیے۔ میں سوچنے لگا کہ کوئی بڑا ہتھیاروں اور یہ کام ایسا ہو کہ بارنی کی آنکھیں چندھیا جائیں۔

میں نے مشورے کے لیے اپنے دوستوں کو طلب کیا اور ان سے کہا۔ بارنی کو سبق سکھانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم کوئی ایسا بڑا محرک انجام دیں کہ بارنی کا دماغ ہلکا جائے۔

جیک نے میری تائید کی اور بولا۔ ”یہ کام واقعی عظیم ہونا چاہیے، انگوٹھی کا سب سے عظیم واقعہ، ایسا واقعہ جو آئندہ صدی تک کوئی انجام نہ دے سکے۔“

جیک ایک ایک کے چہروں سے جوش جھلک رہا تھا۔ میرے دوسرے دوستوں کے دل بھی خاصے حوصلہ مند معلوم ہو رہے تھے جیک نے پوچھا۔ مگر ہم نشانہ کسے بنائیں گے؟

”اندازہ لگاؤ کہ دنیا کا امیر ترین شخص کون ہو سکتا ہے؟

جے جے گرین کے بارے میں کیا خیال ہے؟“

”اوہ۔“ جیک حیرت زدہ ہو گیا۔ ”مگر یہ کام آسان نہیں ہو گا۔ گرین ہم جیسے لوگوں سے خاصا ممتاز رہتا ہے۔ اس کی گاڑی کسی ٹینک سے کم نہیں ہے اور اس کے ساتھ دیگر محافظ بھی رہتے ہیں۔“

”بے شک۔“ میں نے اطمینان سے کہا۔ ”لیکن پیسے! ہر چیز کے دروغ ہوتے ہیں۔ گرین میں صرف خصوصیات نہیں خامیاں بھی ہیں۔ مثلاً وہ محض اُس سے ملتا جلتا پسند کرتا ہے۔ شہرت یافتہ اشخاص سے بھی اُسے دلچسپی ہے۔“

سب ہلک

”جے جے گرین۔ کرڈرپتی جے جے۔“ بک نے غور دکھایا۔ ”تیل کا بادشاہ۔“

”ہم اُس سے پانچ ملین کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔“ میں نے کہا۔

”اور یہ رقم ہمیں مل بھی جائے گی۔ اتنی رقم اُس کے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ صرف ایک ہفتے میں وہ یہ رقم دوبارہ کما لے گا۔ اُسے چند سیاست دان تو ٹٹنے ہوں گے اور بس پھر اُسے یاد بھی نہیں ہے گا کہ اس کا کیا خرچ ہوا تھا۔“

”مگر یہ کام ہو گا کیسے؟“ جیک نے پوچھا۔

”میں سب کچھ سوچ چکا ہوں۔“ میں نے اعتماد سے کہا۔ ”بارنی کی مداخلت نے میرا دماغ گھول دیا ہے۔ آج سے دو ہفتے بعد جے جے گرین ایک تقریب میں حصہ لے رہا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ وہ تقریب ایک نقاب پوش رقص پر مشتمل ہوگی۔ آج کے اخبار میں تقریب کی خبر شائع ہوئی ہے۔ ہم سب کو اُس میں شرکت کرنی ہے۔ تم لوگ اپنے اپنے لباس منتخب کر لو۔“

ہیری ایک ماما ہوا جعلی تحریر نویس تھا۔ ہم نے اپنے لیے اُس سے تقریب کے دعوت نامے تیار کروائے۔ یہ تقریب شہر کی ایک قدیم عمارت میں منعقد ہو رہی تھی۔ احتیاطاً ہم نے کئی بار جا کر عمارت کا معائنہ کیا پھر ایک چست اور فن کارانہ منصوبہ بنایا۔ ہم لوگ اپنے اپنے لباس چُن چکے تھے۔ جیک ہم میں سب سے مضبوط شخص تھا۔ اُس کے جتنے میں غار کے آدمی کا لباس آیا۔ جتنے کی کھال اور ہاتھ میں ایک ہنسی گرز۔ جیک کو مشہور شاعر لارڈ بائرن کا کردار دیا گیا۔ میں نے اپنے لیے می لاڈ فلمور کا کردار پسند کیا۔ یہ کردار بادشاہ بھی تھا اور نظر سے بچنے والا بھی۔ ہلکے سا تھا ایک اور شخص بھی تھا۔ وہ اُن مہمانوں میں سے تھا جن کا اعلان نہیں کیا جاتا۔ یہ آدمی ہمارے لیے بہت اہم تھا۔

ہم لوگ کوئی نو بجے تقریب میں پہنچے۔ پوری عمارت جگمگ جگم کر رہی تھی۔ ہال میں گویا ساری دنیا کے مردہ مشاہیر جمع ہو گئے تھے۔ شہزادے، شہزادیاں، پریاں اور انسان۔ اجتماعِ زیورہ تر متوں طبقے پر مشتمل تھا۔ تمام لوگ نقابوں میں چھپے ہوئے تھے ہم لوگ خاص دیر تک ادھر ادھر گھومتے ہوئے مختلف لوگوں سے ہاتھ ملاتے رہے۔ آخر ہمیں جے جے گرین نظر آ گیا۔ وہ اپنے چھوٹے قناد مخصوص چال سے پہچانا جا رہا تھا۔ میں نے اُسے ایک میز پر گھیر لیا۔ جناب والا! میں نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے قہقہہ لگایا۔ ”جے جے عزت بخشے۔“

اُس نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ ”شاید آپ نے مجھے پہچان لیا ہے۔ آپ کون ہیں؟“

”میں صلی لارڈ فلمور ہوں۔“



”ادہ ادرست“ اس نے مسکرا کر کہا۔ ”میرا مطلب ہے آپ کا پیشہ کیا ہے؟“

”لوہا!“ میں نے ہنس کر جواب دیا۔

”لوہا؟“ اس نے حیرت ظاہر کی۔

شاید وہ مجھے کوئی ناجس سمجھ رہا تھا۔ میں نے اسے باتوں میں لگایا اور باتیں کرتے کرتے اسے بالکنی تک لے آیا۔ یہ جگہ پُر سکون تھی اور یہاں بک موجود تھا، غاسکے آدمی کے روپ میں۔ اس کے ہاتھ میں ایک موٹا گرز تھا اور وہ چیتے کی کھال پہنے ہوئے تھا۔

”خوب! گرگین نے اسے دیکھ کے کہا۔“ شاید یہ محنت کش طبقے کا نمائندہ ہے؟ اس نے آگے بڑھ کر بک سے ہاتھ ملانا چاہا مگر بک غاسکے ایک غیر مبذب آدمی تھا۔ اس نے اطمینان سے اپنا گرز گرگین کے سر پر مار دیا۔ گرگین بے ہوش ہو گیا۔

ہم نے جلدی سے ایک پارسل کھولا۔ یہ پارسل ہم ایک مہمان کے مانند لے آئے تھے۔ اس میں ریچھ کی کھال کا ایک لباس تھا۔ یہ ہم نے قریبی دکان سے خریدا تھا۔ بے ہوش گرگین کو ہم نے کھال پہنا کے زپ کس دی۔ بک نے وہ ریچھ کندھے پر ڈال لیا۔ ہم دونوں ہال میں واپس آ گئے۔ میں نے ہال میں داخل ہونے کے اعلان کیا۔ ”میرے پیچھے تھامس جیفرسن تشریف لائے ہیں۔ تھامس جیفرسن امریکہ کی وحشی اور کھردری طاقت کی ایک علامت۔“ لوگوں نے تالیوں سے ہمارا خیر مقدم کیا۔

ہم وہاں زیادہ نہیں ٹھہرے۔ دروازے پر اسپیشل پولیس کے ایک افسر نے ہمیں رخصتی سیلوٹ کیا۔ ٹھیک بھی تھا۔ اس بے چارے کو روز روز می لارڈ فمور، لارڈ ہارن، وحشی انسان اور جنگلی ریچھ دیکھنے کو کہاں ملتے تھے۔ ویسے بھی بک کے کندھے پر دنیا کا سب سے قیمتی ریچھ تھا۔ اپنی مخصوص پناہ گاہ پہنچ کر ہم نے گرگین کو ریچھ کی کھال سے آزاد کر دیا۔ جلدی وہ کمنا کر ہوش میں آ گیا۔

”یہ میں کہاں آ گیا ہوں؟“ اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ میں نے چند لمحوں میں اسے سب کچھ بتا دیا۔ وہ بھڑک اٹھا۔ ”میں تم لوگوں کا بہت برا حشر کروں گا۔“

مجھے اس کی وحشت پر بہت ہنسی آئی۔ ”مجھے آپ کی مددکار ہے۔ میں نے اس سے کہا۔

”مدد؟ کیسی مدد؟“

”صرف پچاس لاکھ ڈالر کی مدد۔ جس کے عوض میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی شہرت زمین سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دی جائے گی۔ آپ کا نام دنیا بھر کے اخباروں میں سرخیوں کے ساتھ شائع ہو گا۔“

میری بات کا اس نے کوئی اثر نہیں لیا۔ غصے سے بولا۔ ”تم..... تم بچ نہیں سکو گے۔“

ہم اپنے اپنے لباس تبدیل کرنے چلے گئے پھر ہم نے خامی ٹراپ لی۔ اپنی کامیابی کا جشن مناتے ہوئے میں نے کہا۔ ”دوستو! کیا خیال ہے؟“ میرے لہجے میں فخر تھا۔ ”بارنی یہ معرکہ تم نے کیا تو اس کا کیا حال ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں، اگر اس میں ذرا بھی غیرت ہوئی تو ہلکے ساٹنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جائے گا اور مسابقت کا تصور ذہن سے نکال دے گا۔“ اس معرکے کا سہرا ہمتاری ذہانت کے سب سے بک نے کہا۔

”لیکن ہمیں پاس لاکھ کی رقم ملے گی کیسے؟“ جیک نے پوچھا۔ ”ضرورت ملے گی۔ گرگین کے لیے یہ رقم کوئی بڑی چیز نہیں ہے وہ اتنی رقم ہفتے بھر میں دوبارہ کالے گا۔“

دوسرے روز ناشتے کے بعد میں نے گرگین سے پھر گفتگو کی۔ پہلے تو وہ انکار کرتا ہا لیکن جب بک نے غیر مذہب لہجے میں اسے اذیت دینے کی دھمکی دی تو وہ سر ہڑ گیا۔ اس نے کہا۔ ”تم میری بڑی سے رابطہ قائم کرو۔“ اس نے ایک سرد و طویل سانس لی اور اپنی جوی کا فون نمبر بتا دیا۔ ”صرف وہی تمھارے کام آ سکتی ہے۔ میری تجویز کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔“

”وہ جلد سراسیمہ ہو جانے والی عورت تو نہیں ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”نہیں اس کے اعصاب فولادی ہیں۔“

”کیا وہ ہماری ہدایات پر عمل کرے گی؟“

”صرف اس صورت میں کہ وہ مجھے خطرے میں سمجھے۔“

سہ پہر کو میں شہر پہنچ کے ایک پبلک فون بوتھ میں داخل ہوا۔ فون کرنے کے لیے میں نے ایک معمولی سگے نکالا۔ یہ معمولی سگے ایک نہایت خطرناک رقم میں تبدیل ہونے والا تھا۔ نمبر ڈائل کرنے کے بعد میں دیر تک گھنٹی سناتا رہا۔ گھنٹی بجتی رہی..... بجتی رہی لیکن فون کسی نے نہیں اٹھایا۔ آخر پانچ منٹ بعد میں نے جھٹلا کے فون رکھ دیا اور واپس آ گیا۔

گرگین سے میں نے پوچھا۔ ”یہ آپ نے ہمیں کس کا نمبر دے دیا تھا؟“ میرے لہجے میں غصہ تھا۔

”کیا مطلب؟“ اس نے کہا۔ ”وہ میری بری کا پتہ توٹ گیا۔“

”مگر اس قدر پتہ تو یہ ہے کہ کوئی اٹھانا ہی نہیں۔“

”وہ ایک معروف عورت ہے۔“

”مکن ہے، آپ کی گمشدگی سے وہ پریشان ہو گئی ہو۔“

”نی الحال یہ ممکن نہیں ہے۔ میں اکثر گھر سے باہر ہوتا ہوں۔“

سب



**کشمیر** کا ایک دویش لاکھ لائی ترک ملائق کر کے چاہیں سال سے ایک خاتوا میں مقیم تھا۔ خاتوا کے کتوں نے اسے قبر کے لیے اس کی پسند کی ہوئی ایک جگہ دے دی تھی۔ ایک جہوت کر لاکھ لائی نے اپنی محض کے ماضی سے کہا کہ "مجھے اب دوسری دنیا جانے کا حکم مل گیا ہے۔ میرے مرنے کے بعد میری تجویز انجین کے اخراجات میرا حق حکیم فروخت کر کے پائے کیے جائیں اور جب موذن کل مجھے کی اذان دے تو میری موت کی خبر لینے آنا۔" اس گفتگو کے بعد لاکھ لائی نے اپنی ہر چیز ماضی میں تقسیم کر دی۔

اگلے دن ایک عقیدہ جیسے کی اذان کے ساتھ موت کی خبر لینے کے لیے لاکھ لائی کے حجرے پہنچا۔ بند دروازے کے باہر ایک خادم بیٹھا تھا۔ اس نے بتایا کہ حضرت نے ہدایت فرمائی ہے کہ جب تک دروازہ خود بخود نہ کھل جائے، کوئی اندر داخل نہ ہو۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ خود کھل گیا اور لاکھ لائی پہنچے۔ دیکھا کہ لاکھ لائی قبل و تشریف فرما ہیں اور ان کی روح تشریف آری سے پرواز کر چکی ہے۔

اور میرا حلقہ بہت وسیع ہے۔"

میں نے ایک بار پھر شہر جا کر فون آزمایا۔ اس بار بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ کسی نے فون اٹھایا ہی نہیں۔ اس صورت حال سے مجھے پریشانی ہونے لگی۔ گرگین ایسا آدمی نہیں تھا کہ اس کی گمشدگی زیادہ دیر پوشیدہ ہو سکتی۔ مجھے خوب معلوم تھا کہ اس کے غائب ہونے کی خبر پہلے ہی کیسا ہنگامہ ہوگا۔ پورے ملک میں ڈنرلہ آجاتا۔ فوج پولیس، خصوصی ادارے، نیوی، ایئر فورس سب سب حرکت میں آسکتے تھے۔ میں نے نوٹ کے گرگین سے دریافت کیا: "کیا آپ کی بیوی بھی نقاب پوش رقص کی تقریب میں شریک ہوئی تھی؟"

"نہیں! اُسے ایسی تقریبات پر نہیں ہیں۔ گرگین نے مجھ سے کہا کہ براہ کرم تم لوگ جلد اس سے مل کے رقم لے لو اور مجھے آدا کر دو۔ میں اس جگہ سے تنگ آچکا ہوں نیز میرا لکھ لکھ بے مدقتی ہے۔" وہ رات بھر حال گزر گئی۔ اب میں خاصاً الجھ چکا تھا۔ میں نے تشویش کے لمحے میں اپنے دوستوں سے کہا: "ہمیں گرگین کی بیوی سے جلد رابطہ قائم کرنا ہوگا۔ اگر اس سے رابطہ قائم نہ ہو سکا تو ہمیں گرگین کو لاکھ لائی کے آڈیو ٹاپر سے کا ورنہ ہم سب چوروں کی طرح پکڑ لیے جائیں گے۔"

صبح ہوتے ہی میں پھر شہر گیا اور راستے بھر مسز گرگین سے ہونے والی گفتگو کا ڈھانچا سوچتا رہا لیکن اس بار پھر مجھے ناکامی ہوئی۔ گفتگو کی نوبت ہی نہیں آئی۔ واپسی میں مجھے شدید غصہ محسوس ہو رہی تھی۔

واپس پہنچ کے مجھے گرگین سے کتنا پڑا کہ "مسز گرگین! آپ

آزاد ہیں۔ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔"

"کیا تمہیں رقم مل گئی؟" اس نے پوچھا۔

"آپ کچھ پوچھیے نہیں، بس چلے جائیے۔ میں نے غصے سے گردن گھمائی۔ اس کی جانب دیکھنے میں بھی مجھے تکلیف ہو رہی تھی۔ گرگین تعجب سے ہمیں گھورتا ہوا باہر نکل گیا۔

"پاس لاکھ لاکھ ڈالر ہاتھ سے نکل گئے۔" میں نے ہاتھ تلے چوتھے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ "صرف اس لیے کہ فون پر اس کی بیوی نہیں مل سکی۔ کم بخت نہ جانے کہاں مر گئی۔ خیر لعنت بھیجو۔"

گرگین نے اس واقعے کی اطلاع شاید کسی کو نہیں دی۔ مجھے اس کی پردہ پوشی پر تعجب نہیں ہوا۔ وہ اپنی شخصیت اچھالنے والا آدمی نہیں تھا۔ رہا میرا معاملہ تو میں بھلا کسی کو کیوں کچھ بتانا۔ بتانے میں میری اپنی بے عزتی تھی۔ لوگ مجھ پر بہت ہنستے اور اگر بارنی کو میری یہ بدترین شکست معلوم ہو جاتی تو اُسے کتنی خوشی ہوتی۔ یہ ایک شدید بدنامی ہوئی۔ جدید سے جدید پاؤ ڈر بھی اسے مان نہیں کر سکتا تھا۔

تین ہفتے بعد ایک دفعہ بارنی سے میری ملاقات ہوئی۔ اس کا چہرہ سستا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: "کیا بات ہے بارنی! تم کچھ تھکے ہوئے نظر آ رہے ہو؟"

وہ چند لمحوں تک چپ رہا پھر کہنے لگا: "تم نے سچ کہا تھا دوست! تم سے ہمارا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ میں نے شکست تسلیم کر کے اپنی تنظیم توڑ دی ہے۔ اب تم میدان میں پھرتے رہو۔"

"آخرا یہی کیا بات ہو گئی؟" میں نے اشتیاق سے پوچھا۔

"ہم نے ایک بہت بڑا معاملہ ہاتھ میں لے لیا تھا مگر کسی نے ہمیں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ میرا خیال ہے، ہماری صارت میں کوئی سقم ہوگا۔" میں اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ کہتا تھا: "تم جانتے ہو ہم نے کسے اغوا کیا تھا؟"

"نہیں!" میں نے کہا۔

"ہم نے دنیا کے امیر ترین آدمی جے۔ جے گرگین کی بیوی کو اغوا کیا تھا۔ ہر کام بخیر و خوبی طے ہو گیا تھا پھر ہم ناکام ہوئے۔ محض اس لیے کہ اس کا شوہر ہمیں فون پر نہیں مل سکا کاش وہ مل جاتا۔" میں نے ہنسنے پہلے کی بات ہے نا؟" میں نے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" اس نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس پیشے کے ماہر ہی میں سے ہوں۔" میں نے ہنسنے سے کہا۔ "مجھ سے یہاں کی کوئی بات لڑ نہیں سکتی۔"

